Instructions

Day: Wednesday   Date: 22-10-25

Name Ume Farwa

Batch 83 (41293)

40

Mock Exam (VI)

Islamic Studies

1. Give numbering to headings
2. Do not write lengthy paragraphs. Write medium sized paragraphs with headings.
3. Do not use table for comparison and contrast questions.
4. Draw figures/diagram/flowchart where needed.
5. Start new question from fresh page.
6. Give around 15 headings for 20 marks question.
7. Every question should have introduction and conclusion paragraphs.
8. Add Quran/Hadees references wherever possible.
9. Narrate incidents from the life of Holy Prophet (SAWW) and Khulafa-e-Rashideen.
10. Add one quotation of famous religious scholar in each question.
11. Change colour scheme for references to give them more visibility.
12. Manage time
13. Wide page borders are discouraged. Should be reasonable.
14. Avoid writing wrong references.
15. Give more weightage to expressedly asked part/s of the question.
16. Avoid writing wrong Quran/Hadith references. It puts extremely negative impression.

سوال نمبر 2

اسلام میں توحید کے تصور کی وضاحت کریں۔ یہ عقیدہ مومن کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر کس طرح اثر انداز ہوتا ہے؟

تعارف 1

اسلام کی بنیاد عقیدہ توحید پر قائم ہے۔ یہ تصور انسان کو ہر قسم کی غلامی، شرک اور خوف سے آزاد کرتا ہے۔ توحید دراصل انسان اور خالق کائنات کے درمیان براہ راست تعلق کا اعلان ہے۔ یہی عقیدہ انسان کے اندر اخلاص اور اطاعت الٰہی کا شعور پیدا کرتا ہے۔

Day:

Date:

اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم

(البقرہ: 255)

ترجمہ:
اللہ وہی ہے جس کے سوا کوئی
معبود نہیں وہ زندہ و قائم ہے۔

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

توحید کے لغوی معنیٰ:

توحید کا مطلب
ہے اللہ تعالیٰ کو ہر اعتبار سے واحد اور
لا شریک ماننا۔

توحید کے اصطلاحی معنیٰ

شرعی اور اصطلاحی طور پر توحید سے مراد ہے:
اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات، صفات، افعال اور
عبادات میں یکتا ماننا۔ اور کسی کو بھی
کسی پہلو سے اس کا شریک نہ ٹھہرانا۔
یعنی ایمان کامل تب ہی مکمل ہوتا ہے جب

بندہ اللہ کو خالق، مالک، رازق، معبود
اور صفات میں واحد مانے۔

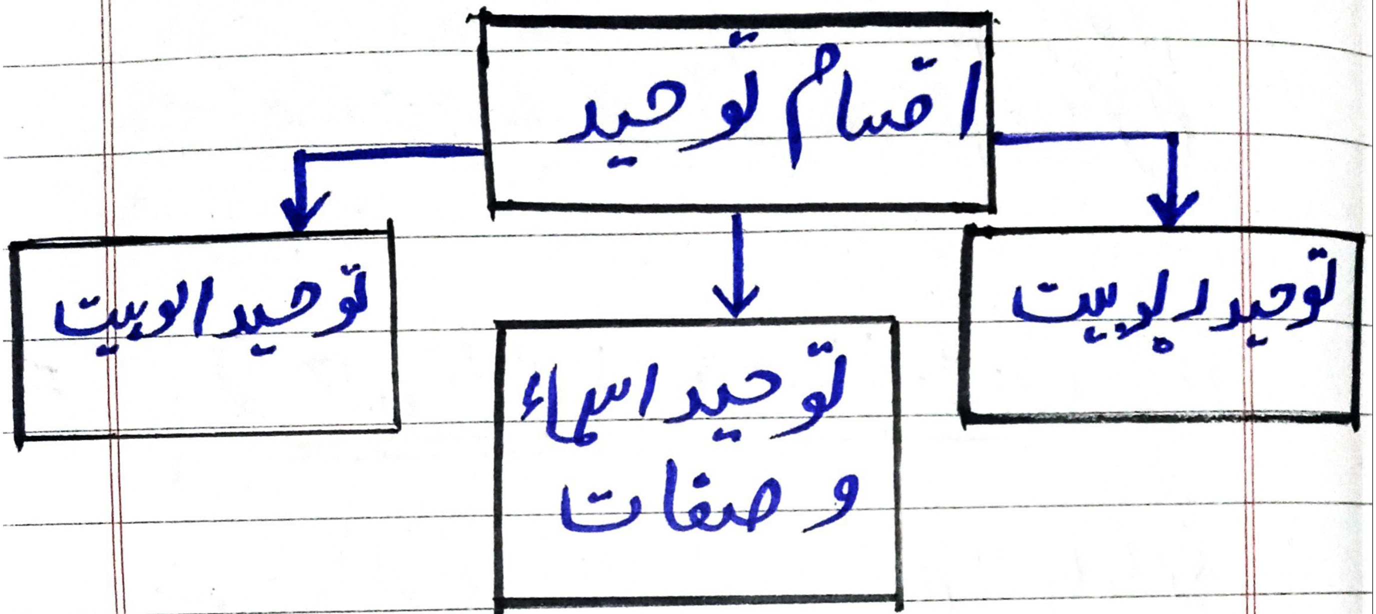

3 توحید ربوبیت

توحید ربوبیت کا
مطلب ہے کہ اللہ ہی سب کچھ پیدا کرنے
والا اور چلانے والا ہے۔
انسان کا رزق، زندگی اور موت اسی کے حکم
سے ہے۔

اللہ خالق کل شیء (الزمر:62)

ترجمہ: "اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔"

4 توحید الوہیت

اس سے مراد ہے کہ عبادت

Day:

Date:

دعا، قربانی اور نذر صرف اللہ کیلئے مخصوص ہیں۔

کسی ولی، نبی یا مزار کے نام پر عبادت کرنا شرک ہے۔ یہی حقیقی بندگی ہے جو انسان کو اللہ کے قریب کرتی ہے۔

5 توحید اسماء و صفات

← اللہ کی صفات میں کوئی اس کا ہمسر نہیں
← وہ رحمان، رحیم، سمیع و بصیر ہے۔
← ان صفات کو مخلوق پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔
← یہ ایمان کی گہرائی کو ظاہر کرتی ہیں

6 پیغامِ انبیاء

تمام انبیاء نے اپنی امتوں کو ایک ہی پیغام دیا۔ اللہ کی وحدانیت۔

حضرت نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ سب نے توحید کی دعوت دی۔

اسلام اسی سلسلے کی آخری کڑی ہے جو

Day: ________ Date: ________

نبی پر مکمل ہوا۔

7 ## حدیث نبوی

من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ
(بخاری)

ترجمہ:
"جس نے کہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔"

8 ## انفرادی زندگی پر اثرات

توحید سے انسان میں یقین صبر اور شکر پیدا ہوتا ہے وہ صرف اللہ پر بھروسہ کرتا ہے مخلوق پر نہیں اس کے اعمال میں خلوص اور نیت میں پاکیزگی پیدا ہوتی ہے۔

9 ## اخلاقی بلندی

توحید انسان کے کردار کو مضبوط کرتی ہے۔ ایسا شخص نہ جھوٹ بولتا ہے، نہ ظلم

Day: Date:

کرتا ہے نہ ریاکاری۔
وہ جانتا ہے کہ ہر عمل اللہ کے سامنے پیش ہوگا۔

10 بندگی میں اخلاص

توحید کا ماننے والا نیکی صرف اللہ کی رضا کے لیے کرتا ہے اسے دنیاوی مفاد یا تعریف کی خواہش نہیں رہتی۔
یہی اخلاص عبادت کو معنی دیتا ہے۔

11 اجتماعی اثرات

توحید معاشرتی نظام کو عدل و مساوات پر قائم کرتی ہے جب سب لوگ ایک خدا کے بندے ہوں تو نسلی یا مالی فرق باقی نہیں رہتا۔
یہ عقیدہ امت کو متحد اور مضبوط بناتا ہے۔

12 عدل و انصاف

Day: ______ Date: ______

توحید یہ سکھاتی ہے کہ طاقت یا اختیار
انسان کا نہیں بلکہ اللہ کا ہے۔
اسی سے حاکم و محکوم میں انصاف
قائم ہوتا ہے۔ یہی اسلامی ریاست
کی روح ہے۔

مساوات انسانی 13

اسلام میں سفید و سیاہ عرب و عجم
سب برابر ہیں۔ توحید طبقاتی
تفریق کو ختم کر کے انسانیت کو ایک
معیار پر لے آتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"تم میں سب سے
زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے
زیادہ پرہیزگار ہے"

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

Date:

اتحاد امت 14

توحید امت کو ایک لڑی میں پرو دیتی ہے۔ جب مقصد اور معبود ایک ہو تو قوم کبھی تقسیم نہیں ہوتی۔ یہی عقیدہ اسلامی وحدت کی بنیاد ہے۔

اخوت اس کو کہتے ہیں چبھے کانٹا جو کابل میں
تو ہندوستاں کا ہر پیر و جواں بے تاب ہو جائے

روحانی اطمینان 15

اللہ پر یقین رکھنے والا دل سکون میں رہتا ہے۔ وہ دنیاوی دکھوں سے پریشان نہیں ہوتا کیونکہ اسے اپنے رب پر بھروسہ ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

بے شک دلوں کا سکون ذکر الٰہی میں ہے۔

(القرآن)

Day: ________ Date: ________

خوفِ خدا کا احساس

16

توحید دل میں اللہ کا خوف پیدا کرتی ہے۔ ایسا انسان گناہ سے بچتا ہے۔
اور تقویٰ اختیار کرتا ہے۔
یہی احساس انسان کو برائیوں سے روک کر اچھائی کی راہ پر لاتا ہے۔

خلاصۂ کلام

عقیدہ توحید اسلام کی روح، ایمان کا مرکز اور نجات کی بنیاد ہے۔ یہ انسان کو غلامی سے آزاد عدل و مساوات اور سکون قلب عطا کرتا ہے۔ جب امت توحید پر متحد ہو جاتی ہے تو اس میں طاقت، وقار اور استقامت پیدا ہوتی ہے۔
توحید پر ایمان رکھنے والی قوم کو دنیا کی کوئی طاقت مغلوب نہیں کر سکتی۔

حدیث نبوی ﷺ

"سب سے افضل

Day: ____ Date: ____

کہ جو میں اور مجھ سے پہلے نبیوں نے کہا وہ ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں "

سوال نمبر 3

اسلام کو انسانی حقوق کا علمبردار قرار دیا گیا ہے جو انسان کی عزت و وقار کو یقینی بناتا ہے اسلام کی طرف سے عطا کردہ بنیادی انسانی حقوق پر بحث کریں۔

1 تعارف

اسلام وہ آفاقی دین ہے۔ جو انسانیت کو عزت مساوات اور عدل کا پیغام دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید اور سنت کے ذریعے انسان کو بنیادی حقوق عطا کیے تاکہ معاشرہ امن و انصاف پر قائم رہے۔ اسلام میں انسانی حقوق کسی حکومت کی عطا نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے مقرر

Day: ______ Date: ______

کردہ فطری حقوق ہیں۔

2 لغوی و اصطلاحی معنی

حقوق الانسان کا لغوی مطلب ہے انسان کے واجب حق اور اصطلاحی طور پر وہ اصول ہیں جو ہر فرد کو بحیثیت انسان حاصل ہیں۔ خواہ وہ مسلم ہو یا غیر مسلم

3 اسلام کا نظریہ مساوات

ولقد کرمنا بنی آدم (سورۃ الاسراء: 70)

ترجمہ:

ہم نے بنی آدم کو عزت دی

اسلام نے نسل، رنگ اور زبان کی تفریق ختم کر کے انسانیت کی بنیاد رکھی۔

4 حق حیات

قرآن مجید

Day: ______ Date: ______

میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ:

"اسلام نے ناحق قتل کو حرام قرار دیا اور انسانی جان کے تحفظ کو اولین حق بنایا۔"

5۔ حقِ مساوات

نبی اکرمؐ کا ارشاد ہے۔

"کسی عربی کو عجمی پر اور کسی گورے کو کالے پر فضیلت نہیں۔ فضیلت صرف تقویٰ میں ہے۔"

لہٰذا اسلام میں سب انسان برابر ہیں۔

6۔ حقِ آزادی

اسلام نے غلامی و جبر کے خاتمے کا اعلان کیا۔ ہر انسان کو مذہب و رائے کی آزادی دی بشرطیکہ

Day: ______ Date: ______

وہ دوسروں کے حقوق نہ پامال کرے۔

7 ## حقِ عدل و انصاف

قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

ترجمہ: اسلامی ریاست میں عدل ہر فرد کیلئے لازمی ہے۔ خواہ وہ امیر ہو یا غریب

(القرآن)

8 ## حقِ ملکیت

اسلام نے جائز ملکیت کے تحفظ کی ضمانت دی اور چوری، رشوت یا ناجائز قبضہ کو حرام قرار دیا۔

9 ## حقِ عزت و آبرو

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: اسلام نے غیبت، بہتان اور تذلیل انسان کو سخت گناہ کیا۔

Day:

Date:

ہر شخص کی عزت کا احترام لازمی ہے۔

10 ## حقِ تعلیم

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے"

"ماں کی گود سے گور تک علم حاصل کرو"

اسلام نے علم کو ترقی اور فلاح کی بنیاد بتایا۔

11. ## حقِ مذہب و عبادت

قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

لا اکراہ فی الدین

دین میں کوئی جبر نہیں۔

Day: ____________ Date: ____________

ہر شخص کو ایمان و عبادت کا
حق حاصل ہے۔

حقِ خواتین 12

اسلام نے عورت کو
وراثت، تعلیم، نکاح اور عزت کے
مساوی حقوق دیے۔ اور جہالت
عرب کے ظلم سے آزاد کیا۔

حقوقِ غیر مسلم 13

نبی ﷺ نے فرمایا
"جو کسی غیر مسلم پر
ظلم کرے میں قیامت کے دن اس کا
مخالف ہوں گا۔"
اسلام نے غیر مسلم شہریوں کے جان
و مال کی حفاظت کا حکم دیا۔

اسلامی نظام میں توازن 14

اسلام نے حقوق کے ساتھ فرائض بھی
لازمی قرار دیے ہیں۔ یہی توازن

Day: Date:

عدل و امن پر مبنی معاشرہ تشکیل دیتا ہے۔

نتیجہ 15

اسلام نے انسان کو اللہ کی مخلوق ہونے کی حیثیت سے عزت و مقام دیا۔ یہ دین عدل، برابری اور احترام انسانیت پر مبنی ہے۔ اگر آج دنیا اسلام کے عطا کردہ اصول اپنائے تو حقیقی انسانی حقوق اور عالمی امن ممکن ہو سکتا ہے۔

سوال نمبر 4

مسلم دنیا میں انتہا پسندی کے اسباب کا تنقیدی جائزہ لیں۔

تعارف 1

اسلام ایک ایسا جامع دین ہے جو انسانیت، محبت، رواداری

Day: ______ Date: ______

اور عدل کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ وہ مذہب ہے جس نے انسان کو انتہا پسندی، ظلم اور نفرت سے روکا۔ اور رواداری، میانہ روی اور تحمل کو ایمان کا حصہ قرار دیا۔

2 اسلام کا نظریۂ اعتدال و توازن

اسلام نے زندگی کے ہر شعبے میں میانہ روی کی تعلیم دی
قرآن میں فرمایا گیا:
"اور ہم نے تمہیں درمیانی امت بنایا"
یعنی مسلمان وہ امت ہے جو افراط و تفریط سے بچ کر اعتدال اختیار کرے۔

3 قرآنی تصور

اسلامی تعلیمات میں برداشت اور دوسروں کی رائے کا احترام لازمی ہے،
قرآن میں ارشاد ہے:
تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے

Date:

(میرا دین، مکمل دین) لکم دینکم ولی دین

یہ آیت مذہبی آزادی اور رواداری کی بہترین مثال ہے

احادیث میں رواداری 4

نبی ﷺ نے دشمنوں کے ساتھ بھی عفو و درگزر سے کام لیا

فتح مکہ کے موقع پر فرمایا:

"آج تم پر کوئی مواخذہ نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو" ۔

یہ جملہ انسانی زندگی کی عظیم ترین مثال ہے برداشت اور رحم دلی کی

اسلام میں انتہا پسندی کی نفی 5

Day: ______ Date: ______

رسول اللہ نے فرمایا۔

دین میں غلو (انتہا پسندی) سے بچو کیونکہ تم سے پہلے لوگ اسی سے ہلاک ہوئے (ابن ماجہ)

اسلام ہر قسم کے تشدد، نفرت اور تنگ نظری کی مخالفت کرتا ہے۔

6 **اعتدال کا عملی مظاہرہ**

اسلام نے عبادت میں بھی توازن رکھا نہ عبادت میں سختی، نہ غفلت

نبی کریمؐ نے فرمایا:

"دین آسان ہے جو اسے مشکل بنائے گا وہ مغلوب ہو جائے گا" (بخاری)

7 **اسلامی معاشرے میں برداشت کی ضرورت**

آج کے دور میں بھی فرقہ واریت، تعصب اور عدم برداشت نے معاشرتی امن کو نقصان پہنچایا ہے۔ اسلامی تعلیمات پر عمل کر کے ہم امن، بھائی چارہ اور مفاہمت کا ماحول پیدا کر سکتے ہیں۔

8 اسلامی ریاست کا کردار

اسلامی حکومت پر لازم ہے کہ وہ شہریوں کے درمیان برابری، انصاف اور مذہبی آزادی قائم کرے۔ غیر مسلموں (اقلیتوں) کو بھی مکمل تحفظ اور عزت دی گئی ہے۔

9 نتیجہ

اسلام برداشت، رواداری اور اعتدال کا دین ہے۔ یہ انتہا پسندی کی بجائے امن، توازن اور انسانی احترام کا درس دیتا ہے۔ اگر مسلمان آج بھی ان اصولوں پر عمل کریں تو دنیا میں امن، اتحاد اور

Day: ____ Date: ____

بھائی چارہ قائم ہو سکتا ہے۔
اسلام نے برداشت، میانہ روی اور
رواداری کو اخلاقی ایمان بنایا۔
یہی وہ تعلیمات ہیں جو تشدد کے
مقابلے میں امن کا پیغام دیتی ہیں۔

سوال نمبر 6

اسلام میں زکوۃ کا
معاشی و سماجی فلسفہ تزکیہ (پاکیزگی)
ہے۔ زکوۃ اور صدقات کے مؤثر
نفاذ سے ایک برابری پر مبنی معاشرہ
کس طرح تشکیل پاتا ہے وضاحت کریں۔

1 **تعارف**

اسلام میں زکوۃ اور صدقات
صرف عبادت نہیں بلکہ معاشی
عدل و مساوات کا بنیادی ستون ہیں
یہ نظام شریعت واقلاس کے خاتمے
معاشی توازن اور سماجی اتحاد کیلئے
وضع کیا گیا ہے۔ زکوۃ انسان کی

کی دولت کو پاکیزگی اور تزکیہ عطا
کرتی ہے۔ اور مسلمانوں کی ذمہ داری
کا شعور پیدا کرتی ہے۔

2۔ زکوۃ

زکوۃ بھی فرض عبادات
میں سے ایک اہم عبادت ہے۔
زکوۃ مال کی پاکیزگی اور نشوونما
کا ذریعہ ہے۔
زکوۃ 2 ہجری کو فرض ہوئی۔
یہ ایک ایسی عبادت ہے جو وقت کا
حکمران زبردستی بھی کروا سکتا
ہے۔

3۔ زکوۃ کیوں ضروری ہے؟

پہلے دور میں کچھ لوگ رزق کی تنگی کی وجہ سے
اپنی اولاد کو قتل کر دیتے تھے،
زکوۃ اس لیے ضروری ہے کہ دولت
امیروں اور غریبوں کے درمیان
گردش کرتی رہے۔
اللہ تعالیٰ نے حکم دیا۔ خودکشی حرام ہے۔

Day:
Date:

اپنی اولاد کو رزق کی تنگی کی وجہ سے قتل نہ کرو کیونکہ رزق کا وعدہ تو اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔

حدیث مبارکہ

مفلسی انسان کو کفر کی طرف لے جاتی ہے۔

زکوٰۃ کی شرائط

4

(i) مسلمان ہونا
(ii) بالغ ہونا
(iii) ہوش و حواس میں ہونا عاقل اور بالغ ہونا
(iv) آزاد بھی ہو یعنی کسی کا غلام نہ ہو
(v) صاحب نصاب ہو

اپنی تمام ذاتی ضروریات، گھریلو ضروریات پوری کرلے جو اس کے ذمے قرضے ہیں وہ ادا کرلے یہ سب کام کرنے کے بعد جو رقم بچتی ہے اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔

Date:

5 زکوٰۃ کی مقرر کردہ رقم / مقدار

سونا
7.5 تولہ
52.5 تولہ چاندی

عشر

زرعی زمین 10%
بارانی زمین 5%

مال مویشی

5 اونٹ ← 1 بکری
30 گائے ← 1 بکری
40 بکریاں ← 1 بکری

6 مصارف زکوٰۃ

سورۃ التوبہ میں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بیان کیے گئے ہیں۔

فقیر، مسکین، عاملین، مولفۃ القلوب
غلام، مقروض، فی سبیل اللہ

مسافروں اور ضرورت مندوں پر

(التوبہ)

معاشی فلسفہ 7

دولت کی پاکیزگی 1

زکوۃ کے ذریعے
مال میں ناپاکی اور لالچ کا خاتمہ ہوتا ہے

ان کے مال سے صدقے لے کر انہیں پاک کرو
اور تزکیہ دو۔ (القرآن)

معاشی توازن 2

زکوۃ دولت کی
غربت کو ختم کر کے معاشرے میں
برابری اور وسائل کی منصفانہ تقسیم
کو فروغ دیتی ہے۔

سماجی فلسفہ 8

غربت کا خاتمہ 1

زکوۃ اور صدقات

Date:

کے مؤثر نفاذ سے غربت اور بھیک کم ہو سکتی ہے۔

2 بھائی چارہ اور اتحاد

امیر اور غریب کے درمیان تعلق مضبوط ہوتا ہے حسد و نفرت کم ہوتی ہے اور معاشرتی اتحاد پیدا ہوتا ہے۔

3 سماجی ذمہ داری کا شعور

زکوٰۃ لوگوں کو یہ سکھاتی ہے کہ دولت کا صرف ذاتی فائدہ نہیں بلکہ معاشرتی بھلائی میں بھی استعمال کرنا ضروری ہے۔

9 تزکیہ

زکوٰۃ صرف مالی نہیں بلکہ روحانی تزکیہ بھی ہے یہ انسان کے دل سے لالچ خود غرضی اور حرص کو دور کرتی ہے اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ بنتی ہے۔

10 معاشرتی اثرات

(1) غربت میں کمی

(ii) معاشرتی امن بڑھتا ہے۔

(iii) طبقاتی فاصلے کم ہوتے ہیں۔

(iv) برابری کی فضا قائم ہوتی ہے۔

(v) احساس ذمہ داری اور
انسانیت کا شعور پیدا ہوتا ہے۔

نتیجہ 11

اسلام میں زکوٰۃ اور
صدقات کا فلسفہ صرف مال کی
تقسیم نہیں بلکہ معاشرتی انصاف
اخلاقی توازن اور
روحانی پاکیزگی کی سرچشمہ ہے۔
اگر یہ نظام پوری طرح نافذ ہو تو
معاشرہ غربت سے پاک مساوات
سرسبز اور پرامن بن سکتا ہے۔